



علامہ محمد اقبالؒ

ہمارے قومی اور ملی شاعر، مفکر اور نظریہ پاکستان کے خالق علامہ محمد اقبالؒ ۱۸۷۷ء سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے فلسفے میں ایم۔ اے کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ گئے اور وہاں سے بار ایٹ لاء اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ وطن واپسی پر وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ ۱۹۳۰ء میں خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ ملک کا نظریہ پیش کیا۔ ۱۹۳۸ء میں انتقال کیا اور لاہور میں شاہی مسجد کے قریب دفن ہوئے۔

علامہ اقبالؒ نے اردو، فارسی، دونوں زبانوں میں پُر اثر اور پُر سوز شاعری کی۔ انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا۔ مگر بعد میں زیادہ تر توجہ نظم نگاری کی جانب مبذول کر دی کیونکہ قوم تک اپنا پیغام پہنچانے کا یہ زیادہ مؤثر ذریعہ تھا۔ اقبال کا دائرہ فکر، مشاہدہ کائنات اور مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے سچے عاشق تھے اور اس چاہت اور عقیدت کا اظہار جا بجا ان کے کلام میں دکھائی دیتا ہے۔

اقبالؒ نے روایتی عشق و عاشقی کے موضوعات سے ہٹ کر اپنی شاعری میں زندگی، کائنات، خدا، ابلیس، عقل و خرد، تصوف، قومیت، مرد مومن، سیاست و مملکت اور خودی و بے خودی کا فلسفہ پیش کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبالؒ جیسا عظیم شاعر و فلسفی آج تک پیدا نہ ہوسکا۔

”بانگ درا، بال جبریل“ اور ”ضرب کلیم“ ان کی اردو شاعری کی کتابیں ہیں۔ ”ارمغانِ حجاز“ میں بھی کچھ اردو نظمیں شامل ہیں جبکہ اس کا غالب حصہ فارسی میں ہے۔ فارسی کے دیگر شعری مجموعوں میں ”پیامِ مشرق“ جاوید نامہ، زبورِ عجم، رموزِ بے خودی، اور ”اسرارِ خودی“ شامل ہیں۔

پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

(علامہ اقبال)

مقاصد تدریس

- ۱۔ اقبال کی شاعری میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو واضح کرتا۔
- ۲۔ طلبہ کو بتانا کہ قوم کا باہمی تعلق اور ارتباط ہی کامیابی کا ضامن ہے۔
- ۳۔ اقبال کے شعری اسلوب سے طلبہ کو روشناس کروانا۔

مشکل الفاظ: استوار ، برگ و بار ، ڈالی ، سحاب ، شاخ بریدہ ، طیور

ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحاب بہار سے

ہے لازوال عہد خزاں اُس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصل خزاں کا دور
خالی ہے جیب گل ، زر کامل عیار سے

جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رخصت ہوئے ترے شجر سایہ دار سے

شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو
نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

مشق

- ۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔
 - (الف) اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟
 - (ب) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟
 - (ج) کس کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے؟
 - (د) اُمید بہار کے لئے کس بات کی ضرورت ہے؟
 - (ه) عہد خزاں کس کے واسطے لازوال ہے؟
- ۲۔ مندرجہ ذیل تراکیب اور مرکبات کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

فصل خزاں - برگ و بار - نغمہ زن - شجر سایہ دار - شاخ بریدہ - سبق اندوز - اُمید بہار - قاعدہ روزگار
- ۳۔ ”شاخ بریدہ سے سبق اندوز“ ہونے سے شاعر کیا مراد لیتا ہے؟
- ۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے۔

گلستان - خزاں - بہار - خلوت - بریدہ - نا آشنا
- ۵۔ آپ اس نظم سے کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟
- ۶۔ نظم کے پہلے دو اشعار کی تشریح کریں۔
- ۷۔ نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

سرگرمی

- ۱۔ کمرہ جماعت میں طلبہ کے مابین علامہ اقبال کے حالات زندگی پر تقریری مقابلہ کرائیں۔
- ۲۔ بچوں سے اقبالؒ کے اشعار کا مقابلہ کرائیں۔

اشاراتِ تدریس

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری پر ایک جامع لیکچر دیں اور انہیں بتائیں کہ وہ تصور پاکستان کے خالق تھے۔
- ۲۔ طلبہ کو بتائیں کہ علامہ اقبالؒ ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کے ایک عظیم مبلغ تھے۔
- ۳۔ طلبہ کو اس نظم کی غرض و غایت سے آگاہ کریں۔
- ۴۔ طلبہ کو علامہ اقبالؒ کی دیگر کتب دکھائی جائیں۔